کیا ہے۔ اس لیے اس پر مختلف زاویوں سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب تشبیہات رومی بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنّف نے اُن تشبیہات کی تشریح کی ہے جو مولانا نے دقیق وعمیق مضامین کو سادہ انداز میں سمجھانے کے لئے مختلف مقامات پر استعمال کی ہیں۔ مصنّف کا طرزِ نگارش نہایت سلجھا ہوا ہے۔ اور وہ اُن کے گہرے مطالعہ پر دلالت کرتا ہے۔

کتاب کو دیکھتے ہوئے دو چیزوں کی کمی محسوس ہوئی ہے۔ ایک یہ "مرشد رومی" خواہ علمی اور عملی اعتبار سے کتنے ہی بلند تھے لیکن وہ بہرحال معصوم نہ تھے۔ اُن کے کلام میں چند چیزیں ایسی ہیں جن سے فاسد العقیدہ صوفیوں از راہِ ہوئی نے کبھی کبھی غلط فائدہ اُٹھایا ہے۔ وحدت وجود کے قائلین کو اب بھی اس سے اپنے مسلک کے لیے دلائل وشواہد مل جاتے ہیں۔ کتاب کے فاضل مصنّف اگر ایسے مقامات کی نشاندہی کر دیتے تو اس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو جاتا۔ دوسرے کتاب کے پروف پڑھنے میں قطعاً احتیاط سے کام نہیں لیا گیا۔ جگہ جگہ طباعت کی غلطیاں ذوق پر گراں گزرتی ہیں۔

کتاب ٹائپ پر نہایت اچھے انداز میں طبع کی گئی ہے۔ جو لوگ مثنوی مولانا روم کے شائق ہیں اور اس سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے یہ قابلِ قدر کتاب مقدمہ کا کام دے سکتی ہے۔

اسلام بیسویں صدی میں } مؤلفہ ومرتبہ۔ جناب ایم۔ محی الدین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
ناشر۔ ادارہ اوراق زرّیں۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

قیمت۔ ساڑھے چار روپے۔ صفحات۔ ۲۷۴

زیرِ تبصرہ کتاب ایک دردمند اور صاحبِ دل نوجوان کی تالیف ہے۔ اس میں مؤلف نے اپنے خیالات کے علاوہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اور مولانا محمد تقی امینی کی بعض مسائل کے متعلق تصریحات درج کی ہیں۔ مؤلف کا اخلاص اپنی جگہ قابلِ قدر ہے لیکن اس کتاب میں انہوں نے بعض ایسی باتیں کہہ دی ہیں جن سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر صفحہ ۳۰ پر رقمطراز ہیں:

"اجتہادی فیصلے، مسائل کا حل اور شریعت کی حدود کی صراحت ہمیں نصوص قرآنیہ سے ہی ملتی ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ قرآن مکمل ضابطہ حیات پیش کرتا ہے تو اس سے

ہماری مراد یہ ہے کہ زندگی کے شعبے کے لیے قرآن ایک اصول یا جہاں ضرورت ہو تھوڑی تفصیل کرتا ہے لیکن ضابطہ ہائے زندگی کے تمام اُصولوں کی تفصیل اور جامع ہدایات تفصیلاً موجود نہیں۔ اس لیے ہمیں احادیث یا قرآن کی تفسیر پر تکیہ کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح قرآنی آیات کی تاویلات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ تاویلات اور تفسیر بیان کرتے وقت مختلف علماء نے تنگ نظری، خود غرضی اور کسی نظریہ یا عقیدہ سے لگاؤ کی وجہ سے ایک ہی آیت کی مختلف تاویلیں کیں۔ چونکہ عوام کو ان تاویلات پر تکیہ کیے بغیر چارہ نہ تھا، اس طرح غلط تاویلات کر کے بعض علماء فرقہ بندی کا موجب بنے اور اس طرح ملّتِ اسلامیہ جذباتی نعروں کا شکار ہو کر فرقہ بندی میں پھنس کر رہ گئی۔"

سب سے پہلے یہ دعویٰ کہ "شریعت کی حدود کی صراحت ہمیں نصوص قرآنیہ سے ہی ملتی ہے" بالکل غلط ہے۔ شرعی حدود کے تعیّن کرنے میں قرآن کے علاوہ حدیث بھی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ پھر اسلام میں فرقہ بندی کی جو وجوہات بیان کی گئی ہیں وہ بھی صحیح نہیں۔ معلوم نہیں مؤلف کن باطل افکار سے متاثر ہو کر یہ بات کہہ گئے ہیں ورنہ دنیا جانتی ہے کہ حدیث نے مسلمانوں کو وحدتِ فکر اور وحدتِ عمل عطا کی۔ اس کے علاوہ اُنہوں نے علماء کا ذکر جس انداز سے کیا وہ بڑا تکلیف دہ ہے۔ دنیا کا کونسا ایسا گروہ ہے جس میں کچھ غلط کار لوگ نہ پائے جاتے ہوں۔ علماء کے اندر بھی بلاشبہ بعض کالی بھیڑیں پیدا ہوتی ہیں، مگر یہ بات بلاخوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ بحیثیت مجموعی اس اُمت کی خدمت جس قدر علماء کے طبقہ نے کی ہے کسی اور طبقہ نے نہیں کی۔

پھر ہمیں مؤلف کی یہ بات بھی کوئی عجیب و غریب سی معلوم ہوتی ہے کہ ہمارے قدیم مفسرین کو عربی زبان سے نابلد قرار دے دیا جائے اور اُن کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ "عربی زبان میں ملکہ نہ رکھتے تھے اور زبان کی سلاست، فصاحت و بلاغت اور محاورات صرف و نحو پر عبور حاصل کیے بغیر آیاتِ قرآنی کی افہام و تفہیم کے لیے میدان میں اُتر آئے"۔ ہمیں براہِ کرم فاضل مصنّف کسی ایک تفسیر کی نشاندہی کر دیں جس میں کسی قدیم مفسّر نے یہ جسارت کی ہو۔ بالکل سطحی علم کے ساتھ مفسّرِ قرآن ہونے کا دعویٰ تو

ایک ایسا مرض ہے جو ہمارے اس دَور میں پھیلا ہے۔

کتاب میں اور کئی مقامات بھی ایسے ہیں جو نظرِ ثانی کے محتاج ہیں۔ ہم مؤلف کو ذاتی طور پر جانتے ہیں اور اُن کی حق پسندی سے پوری توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ان خیالات پر دوبارہ غور کرکے ان کی اصلاح کریں گے۔

عیسائیت کا پسِ منظر } تالیف۔ مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خان صاحب صفدر صدر مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ۔

ناشر۔ ادارہ نشرواشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

صفحات ۱۲۸۔ قیمت سوا دو روپے۔

مولانا محمد سرفراز صاحب اس ملک کے علمی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ ایک ٹھوس عالمِ دین اور ایک کامیاب مدرس ہیں۔ اور اُن کے اس تبحرِ علمی کی جھلک اُن کی ساری تصنیفات میں صاف دکھائی دیتی ہے۔ اُنہوں نے آج تک مختلف موضوعات پر جو کچھ تحریر فرمایا ہے اُس سے اختلاف کی گنجائش ہو سکتی ہے لیکن اُن کے علم کی وسعت اور فکر کی گہرائی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

زیرِ تبصرہ کتاب اُن کی ایک تازہ تصنیف ہے جس میں اُنہوں نے متعدد حوالوں کے ساتھ عیسائیت کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ کتاب کے مطالعہ کے وقت یہ تاثر کہیں کہیں ضرور قائم ہوتا ہے کہ عیسائیت کے بعض ایسے گوشے جو تفصیلی بحث کے محتاج تھے اُن میں بڑے اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر مسئلہ تثلیث، یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو عیسائیوں کے لئے بنیادی اہمیت کا حامل ہے؛ اس پر مصنّف نے بالکل سرسری طور پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ التوحید فی التثلیث وتثلیث فی التوحید بلا شبہ ایک چیستان ہے لیکن اس کی وضاحت ہمارے نزدیک اشد ضروری ہے۔

ختمِ نبوّت ۔ تالیف۔ مولانا حافظ محمد گوندلوی۔ ناشر۔ مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ۔ قیمت۔ دس آنے۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں مسلک اہلحدیث کے مشہور بزرگ اور عالمِ دین حافظ محمد صاحب نے مسئلہ ختمِ نبوّت پر اپنے مخصوص عالمانہ انداز میں بحث کی ہے۔